روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 12 جون 2001ء، 19 ربیع الاول 1422 ہجری – 12 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 129

بے رحمی کی سزا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

ایک عورت کو بلی کو تکلیف دینے کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلی کو بند رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی- اس نے قید کے دوران نہ اسے کھانا دیا اور نہ پانی اور نہ اسے آزاد کیا کہ وہ زمین کے چوہے وغیرہ کھا سکے-

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار حدیث نمبر 3223)

قرآن کریم میں موجود خط کے نمونے سے زیادہ جامع مانع الفاظ اور عمدہ طرز تحریر اور کیا ہوسکتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- اے محمد! تیرا رب بہت عزیز اور رحیم ہے

ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ خط لکھنا کافی ہے خطوط میں سلیقہ پیدا کریں اور مختصر لکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8- جون 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 8 جون 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے صفت رحیمیت کا مضمون جاری رکھتے ہوئے آیات کریمہ کی مختصر تفسیر فرمائی- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست نشر کیا اور انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، جرمن، بوسنین اور ترکی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

حضور انور نے سورۃ الشعراء کی آیات نمبر 120 تا 123 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر تو آپ بارہا سن چکے ہیں، اس میں ایک ایسا نشان تھا جو باقی رہنے والا تھا اور حضرت نوحؑ کی کشتی کی تلاش جاری رہے گی، قرآن کریم ذکر فرماتا ہے کہ نوح کا انکار کرنے والے اکثر مومن نہیں تھے، ان کو غرق کرنے سے خدا تعالیٰ کی شان عزیز ظاہر ہوتی ہے یعنی وہ بہت بڑے غلبہ والا ہے لیکن بار بار رحم بھی فرماتا ہے چنانچہ نوحؑ کی قوم میں سے جو بچ گئے ان پر رحم فرمایا گیا- سورۃ الشعراء کی آیات 215 تا 220 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا- اس میں بھی کامل غلبے اور بار بار رحم فرمانے کا ذکر ملتا ہے- اور آنحضرت ﷺ کو اللہ پر توکل کی تلقین فرمائی جارہی ہے جو سجدوں میں آپ کی بے قراری پر نظر رکھتا تھا- اس بارے میں حضرت ابوہریرہؓ ایک حدیث میں کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضور ﷺ نے مختلف قبائل کو جمع کیا اور مخاطب کر کے فرمایا اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے لئے اللہ کے حضور کسی فائدے یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا- حضور انور نے فرمایا اس آیت میں عزیز اور رحیم پر توکل کرنے کا ارشاد ہے کہ تیرا رب بہت غالب، عزت والا، دائمی غلبے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

سورۃ النمل کی آیات 30 تا 32 کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں- کہ خطوط میں بے سروپا طویل القاب لکھے جاتے ہیں- مگر قرآن مجید نے 13 سو سال پہلے ایک خط کا نمونہ دیا ہے جو کئی سو برس پہلے کا ہے- اس نمونے پر حضرت نبی کریم ﷺ کے خطوط ہیں- حضور انور نے سورۃ القصص کی آیت 17 کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا سورۃ روم کی آیات 2 تا 6 کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کا اقتباس پیش فرمایا، جس میں آپ نے رومی سلطنت کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی وضاحت فرمائی ہے- فرمایا اس زمانہ میں بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور آجکل نصاریٰ کا عروج ہے اور وہ بڑی کثرت سے ہر طرف پھیل گئے ہیں، لیکن عجیب بات ہے کہ یہود پر غلبہ پانے کے باوجود یہودی عیسائیوں سے وہ کام کرواتے ہیں جو خود نہیں کر سکتے، یہ عجیب نکتہ ہے کہ یہود عیسائیت کی معرفت غلبہ حاصل کر رہے ہیں اور یہ غلبہ ان کا ہمیشہ نہیں رہے گا- سورۃ الاحزاب کی آیت کی تشریح میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس پیش فرمایا- صحابہ کرام اپنے نبی ﷺ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے- اس سے آنحضرتؐ کی قدر و منزلت معلوم ہوتی ہے- پس وہی شخص آنحضورؐ کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے-

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا میں خطوط سے متعلق کچھ اعلان کرنا چاہتا ہوں، جو خطوط مجھے لکھے جاتے ہیں ان کی وجہ سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے، بعض خواتین روزانہ لمبے لمبے خط لکھتی ہیں اور ایک دفعہ نہیں بلکہ تین چار دفعہ لکھتی ہیں اس بات کا کیا مطلب ہے کہ ایک ہی خط کو بار بار کثرت سے دہرایا جائے- میرے خیال میں ہفتہ میں ایک دفعہ یا زیادہ سے زیادہ دو دفعہ خط لکھنا کافی ہے- اپنے خطوط میں سلیقہ پیدا کریں اور اگر خلاصہ کرنا نہیں آتا تو کسی واقف سے خلاصہ کروا لیا کریں- ایک ہی دن میں کئی خط نہ لکھا کریں- کچھ احباب کے لئے تو میں خط پڑھ کر ساتھ ہی دعا کر دیتا ہوں، حضرت مسیح موعود کا بھی یہی طریق تھا، اور پھر تہجد کی نماز میں ان سب خطوں کو ذہن میں رکھ کر اجتماعی دعا بھی کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے خط خود پڑھوں اور اگر یہ سلسلہ طاقت سے بڑھ گیا تو پھر پرانا خلاصوں کا طریق جاری کرنا پڑے گا- فرمایا جھگڑوں کے خطوط بھی کم کردیں، اس کثرت سے جھگڑوں کے خطوط ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے- کوئی ڈاک ایسی نہیں ہوتی جس میں بکثرت جھگڑوں کا ذکر نہ کیا گیا ہو-

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں-

1- اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں-

2- ولادت وفات، بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے-

3- نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں-

(ایڈیٹر الفضل)

فضل عمر ہسپتال میں ماہر امراض جلد کی آمد

مورخہ 17-6-2001 کو مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

انسان میں بدترین خلق خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی ہے

اپنی صحت کے ایام میں بیماری کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھنا یہ توکل کے خلاف نہیں ہے

عہدہ کے لئے بھی حرص نہیں کرنی چاہئے- یہ وہم ہے کہ دولت سے دل کا چین خریدا جا سکتا ہے

جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں سامنے آجاتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 30 مارچ 2001ء بمطابق 30 امان 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت 97 کی تلاوت کے بعد فرمایا-

اور تو انہیں سب لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص پائے گا حتیٰ کہ ان سے بھی (زیادہ) جنہوں نے شرک کیا- ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ایک ہزار سال عمر دیا جاتا حالانکہ اس کا لمبی عمر دیا جانا بھی اسے عذاب سے بچانے والا نہیں- اور اللہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں-

آج کے خطبہ کا موضوع حرص وہوا ہے کہ انسان دنیا کے لالچوں میں زندگی بسر کر دیتا ہے اور موت کا خیال نہیں کرتا- اکثر دیکھا گیا ہے کہ زندگی میں خوب ایک دوسرے سے چھینے جھپٹنے اور ان کی حرص وہوا میں انسان مصروف ہو جاتا ہے اور یہ سوچتا ہی نہیں کہ آخر اس نے مرنا ہے- ہر پیدائش جو ہوتی ہے دراصل ایک موت پیدا ہوتی ہے کیونکہ پیدائش تو ہو یا نہ ہو مرنا بہرحال ہر ایک نے ہے اور اس وقت موت کی گھڑی میں پھر بہت دیر کے بعد یاد آتا ہے کہ ہمیں آخر اب اللہ کے حضور حاضر ہو جانا ہے- اس سلسلہ میں کچھ احادیث نبوی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں اسی مضمون پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی گئی ہے-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی حرص اور امید باقی رہتی ہے‘‘- یعنی بڑھاپے کے باوجود وہ کوشش بھی کرتا ہے کہ جتنی چھینا جھپٹی کر سکتا ہے کر لے-

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 115 مطبوعہ بیروت

اسی طرح سنن الترمذی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’ابن آدم کے پاس اگر سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے اور اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرما لیتا ہے-

(سنن الترمذی ابواب الزہد - باب ماجاء لو کان لابن ادم وادیان من مال.......)

انسان کا منہ تو بالآخر مٹی سے بھرنا ہے ورنہ اس کی حرص وہوا کوئی حال نہیں ہے- غالب کہتا ہے ؎

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا　　یاں آ پڑی یہ حرص کہ تکرار کیا کریں

دونوں جہان کی تکرار بھی دونوں جہان ہی ہو سکتے ہیں- تو انسان جب تک مٹی کا منہ نہ دیکھ لے اس وقت تک اس کی حرص وہوا کا کوئی آخری کنارہ نہیں- حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس اگر سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے اور اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرما لیتا ہے-

اسی طرح ترمذی میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بھیڑوں پر چھوڑ دیا جائے ان بھیڑوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ مال وعزت کی حرص کسی شخص کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے-

(سنن الترمذی ابواب الزہد)

ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد بن حنبل میں درج ہے- انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’انسان میں بدترین خلق خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی ہیں‘‘-

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 302 مطبوعہ بیروت

حرص کا بزدلی سے کیا تعلق ہے- ’خوفناک حرص‘ اور ’ناپسندیدہ بزدلی‘ دراصل کمی کے خوف سے ہی حرص پیدا ہوتی ہے- بزدلی اس بات کی ہے کہ کہیں ہمارا جو کچھ خدا نے ہمیں دیا ہے وہ ختم ہی نہ ہو جائے- پس ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے- خوفناک حرص اور بزدلی ایک دوسرے کی دوست ہیں-

ایک اور روایت سنن نسائی سے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے اندر خدا کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی بندہ کے دل میں ایمان اور حرص جمع ہو سکتے ہیں-

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ

مسند احمد بن حنبل کی یہ روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مومنوں کی تین قسمیں دیکھتا ہوں- ایک وہ مومن جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، پھر وہ کسی شک میں مبتلا نہیں ہوتے اور خدا کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں- یہ اول قسم ہے مومنوں کی- دوسرے وہ مومن جن پر لوگ اعتبار کر کے ان کے پاس اپنے اموال اور نفوس امانت رکھتے ہیں- مراد یہ ہے کہ ان کو امین سمجھتے ہیں تو ان کے پاس امانت رکھتے ہیں-

ایک دفعہ مجھے یاد ہے کہ ہمارے برجی بابل میں ایک شخص تھا کافی مولوی پرست- وہ

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ایک دفعہ کچھ پیسے لے کے آیا اور مجھے وقف جدید میں دیئے کہ میں آپ کے پاس امانت رکھنا چاہتا ہوں- میں نے کہا تمہارے گاؤں کا مولوی ہے' تمہیں اتنا پیارا ہے وہ' اس کے پاس کیوں نہیں رکھواتے- اس نے کہا توبہ توبہ اگر اس کے پاس رکھوائی تو پھر گئی- تو میں نے کہا' تمہیں اپنا دین اس کے پاس رکھتے ہوئے حیا نہیں آتی اور پیسے اس سے بچاتے ہو- جو تمہارے پیسے کھا جاتا ہے وہ تمہارا دین بھی کھا جائے گا- اس لئے امین وہ ہے جو ہر چیز کی امانت رکھے-

پھر تیسرے یہ فرمایا ایسے مومن جن کو جب طمع پیدا ہونے لگے تو وہ اسے اللہ عزوجل کی خاطر چھوڑ دیں- تو طمع تو ہر انسان میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتی ہے- وہ کبھی کبھی سر اٹھاتی ہے' سوئی ہوئی ہوتی ہے جسم کے اندر- تو جب وہ سر اٹھائے تو اس وقت سوچ کہ یہ خدا کو پسند نہیں ہے تو پھر اس کی خاطر چھوڑ دے- مومنوں کی یہ تین قسمیں ہیں اس کے سوا کوئی مومن نہیں ہے- جن میں یہ تین باتیں پائی جائیں گی وہ ضرور مومن ہوگا-

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین)

پھر سنن نسائی کتاب الوصایا میں روایت ہے- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے اجتناب کرو- عرض کی گئی وہ کونسی سات باتیں ہیں؟- فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شرک کرنا' حرص اور بخل ایسی جان کو ناحق ہلاک کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' جنگ کے روز منہ موڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر بہتان طرازی کرنا-

(سنن نسائی کتاب الوصایا باب اجتناب اکل مال الیتیم)

ایک مسند احمد بن حنبل میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا''- ظلم اندھیرے کو کہتے ہیں اور قیامت کے دن اندھیرے بن کے آئے گا یعنی روحانی طور پر بھی انسان پر وہ اندھیرا بن کے چھا جائے گا- ''بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے- بخل اور حرص سے بچو کیونکہ اسی نے پہلوں کو برباد کیا''- یہاں بھی دیکھیں بخل اور حرص کا تعلق جوڑا گیا ہے- بخل اور حرص دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے- بخل اس بات کا بخل ہے کہ خدا نے جو کچھ دیا ہے وہ سارے کا سارا ضائع ہی نہ ہو جائے' خرچ ہی نہ ہو جائے- فرمایا ''پہلے لوگوں کو ان دو چیزوں نے برباد کیا' قطع رحمی پر آمادہ کیا- یعنی یہ جو بخل ہے اس کے نتیجہ میں قطع رحمی پر آمادہ ہو جاتے ہیں- میرے پاس بہت سے جھگڑے آئے دن آتے رہتے ہیں ان میں سے اکثر قطع رحمی کے ہی ہیں- یعنی بھائی بھائی کی جائیداد کھا رہا ہے' بھائی بہن کی جائیداد کھا رہا ہے اور کوئی حیا اس بات کی نہیں ہے کہ یہ جائیداد لے کر میں جاؤں گا کہاں- آخر اس نے مرنا ہے تو مرنے کے وقت وہ خونی فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو آنکڑوں سے اس کی جان نکالتے ہیں- یعنی یہ ایک تمثیل ہے کہ ایسے بد شخص کی روح کو فرشتے ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتے- تمثیلی رنگ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں اپنی جان نکالو اور آنکڑوں سے اس کی جان نکالتے ہیں-

تو اس روایت کو بھی غور سے سنئے- ''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کرے سامنے آئے گا- بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے- بخل اور حرص سے بچو کیونکہ اسی نے پہلی قوموں کو برباد کیا''- بخل اور حرص کو دونوں کو آپس میں باندھا' پھر- ''اسی نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اور انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کر لیا- اس نے انہیں بخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے- اس نے ان کو فسق و فجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق و فاجر بن گئے''-

(مسند احمد جلد اول' صفحہ 195 - مطبوعہ بیروت)

پس فسق و فجور ان کی آخری حد ہے- ایسے لوگ رفتہ رفتہ کھسکتے کھسکتے ضرور فسق و فجور میں داخل ہو جاتے ہیں-

ایک مسلم کتاب البر سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں میں بدل جائے گا اور حرص اور بخل سے بچو کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا- اس نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ انہوں نے آپس میں خون بہائے اور اپنی حرمت والی چیزوں کو حلال قرار دے دیا-

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

عباد بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن نسائی میں روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں- ایسے علم سے جو نفع نہ دے''- اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی اور انکسار کی حد ہے کہ آپ کا علم ہی ہے جو آج تک ہمیں نفع دے رہا ہے اور قیامت تک جو ظاہر ہوتے رہیں گے ان کو آپ ؐ کا بیان فرمودہ چھوٹے سے چھوٹا علم بھی نفع دیتا رہے گا- اور فرمایا ''میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے' ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو''- اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر خشوع کسی اور دل میں نہیں ہو سکتا- انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ آپ نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپ کا قیام اتنا لمبا ہو جاتا تھا کہ راوی کہتا تھا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اب بیٹھ جاؤں مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا چھوڑ کر بیٹھنے پر بھی دل آمادہ نہیں ہوتا تھا- تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خشوع بھی کسی کو نصیب نہیں ہوا اور اس کے باوجود وہ اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ میں ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خشوع نہ ہو-

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر کم سے کم پر کوئی سیر نہیں ہو سکتا تھا- جو کچھ ہوتا تھا وہ بھی آگے بانٹ دیتے تھے- اس کے باوجود عرض کرتے ہیں کہ ''ایسے نفس سے جو سیر ہی نہ ہوتا ہو اس سے بھی میں تیری پناہ چاہتا ہوں''- اور سب سے آخر پر' ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے''-

(سنن نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذة من نفس لاتشبع)

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر مقبول دعائیں کبھی کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوئیں- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جو تم نے وہاں معجزہ دیکھا عرب کے بیابانوں میں کہ صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں- پس دعا بھی وہی ہے جو قبول ہو اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں مقبول تھیں اور قبولیت دعا کا راز یہ ہے کہ اللہ سے یہ مانگا جائے کہ ہماری دعائیں قبول کرو- بعض لوگ جو مجھے لکھتے ہیں کہ ہم کس طرح دعا مانگیں کہ قبول ہو جائے تو اس کا یہی علاج ہے اور یہی حل میں ان کو بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں کہ وہ آپ کو مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے-

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت الترمذی میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے''-

(ترمذی کتاب الزھد)

پس آج بھی جو امت محمدیہ کے لئے فتنہ ہے وہ مال ہی ہے- اور آپ دیکھیں (-) وہ کفر کو اپنا رزق بنائے ہوئے ہیں- پس دراصل مال ہی ہے جو ان کے لئے فتنہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف نصیحت فرمائی تھی کہ دیکھو ایسا رزق نہ چاہنا جو تمہارا ایمان چاٹ جاتا ہو- تو آج کل ساری دوڑ مال ہی کی ہو رہی ہے- غیر قوموں سے بھیک مانگتے ہیں' گرتے پڑتے ہیں اور آخری تان اس بات پہ ٹوٹتی ہے کہ ہم مال مانگ کے مانگتے ہوئے قرضے ادا کریں گے- پس مال کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جاگیریں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں ہی دلچسپی لینے لگ جاؤ گے''-

(سنن الترمذی کتاب الزھد)

اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے جاگیریں بھی بنائیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا' اس لئے کہ وہ جاگیروں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور دنیا میں ہی دلچسپی نہیں لیتے تھے- پس یہ دو مشروط چیزیں ہیں جاگیریں نہ

بناؤ یعنی اس حال میں نہ بناؤ کہ تم محض دنیا ہی میں دلچسپی لینے لگ جاؤ-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی حضورؐ کے گرد بیٹھ گئے- تب آپؐ نے فرمایا: میں اپنے بعد تمہارے بارے میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تمہارے اوپر دنیا کی زیب و زینت (کے دروازے) کھول دیئے جائیں گے-

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

حضرت مسیح موعود نے بھی ایک موقع پر فرمایا کہ میں دور کے قادیان کو' جو ہزار سال بعد شاید ظاہر ہونا ہو' اس طرح دیکھتا ہوں کہ بہت موٹے موٹے تجوریوں والے سیٹھ دوکانوں پہ قبضہ کئے ہوئے ہیں اور یہ آخری ہلاکت ہے جس کے بعد پھر کوئی اس جماعت کو بچانے کے لئے نہیں آئے گا-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت بخاری کتاب الرقاق میں درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اس کی طرف دیکھے جسے اس پر مال اور خلق میں فضیلت دی گئی ہے تو اس کی طرف بھی تو دیکھے جو اس سے کمتر ہے''-

(صحیح بخاری کتاب الرقاق)

یہ ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی ایسی نصیحت ہے جو ہر شخص کے کام آتی ہے- کوئی دنیا میں ایسا شخص نہیں جس پر کسی اور شخص کو مال اور خلق میں فضیلت نہ ملی ہو- یہاں خلق نہیں فرمایا خلق فرمایا ہے یعنی بناوٹ' چہرہ' شکل وصورت' قد کاٹھ' ان سب چیزوں میں بہر حال بعض دوسروں کو ایک انسان پر ضرور فضیلت ہوتی ہے اس وقت دل میں جو حسرت سی پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہمیں خلق میں اور مال وغیرہ میں فضیلت ملتی- اس کا علاج صرف یہی ہے کہ اس سے نیچے بھی تو بہت سے لوگ ہیں ان کی طرف دیکھے کہ دیکھو میں کتنوں سے' لاکھوں کروڑوں سے بہتر ہوں اور ان کی طرف دیکھ کے اس کے دل کو تسکین مل جائے گی-

(مسلم' کتاب الزہد الرقائق - بخاری' کتاب الرقاق)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کا اس سے زیادہ کوئی حق نہیں کہ ایک گھر ہو جس میں وہ رہے اور لباس ہو جس سے وہ اپنا ستر ڈھانپے اور (کھانے کے لئے) روکھی سوکھی جو بھی ہو یعنی جیسی کیسی بھی روٹی ہو وہ کھا سکے اور اسے پینے کا پانی میسر آجائے-

(ترمذی' کتاب الزہد)

تو آج کل چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کی دھڑا دھڑ نافرمانیاں ہو رہی ہیں اس لئے اب (-) دیکھ لیں وہاں پینے کے لئے پانی میسر نہیں اور کھانے کے لئے غریبوں کو روٹی میسر نہیں' یہاں تک کہ وہ غربت اور فاقوں سے تنگ آکر تن سوزی کر لیتے ہیں یعنی اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں- یہ اس کا حل تو نہیں' ایسا شخص تو خود اپنے منہ سے جہنم مانگتا ہے- جو اس دنیا میں اپنے اوپر جہنم ڈالتا ہے وہ آخرت میں بھی اپنے لئے جہنم ہی مانگتا ہے- مگر ان لوگوں کو علم کوئی نہیں' نہ ان کا کوئی خیال رکھنے والا ہے' نہ ان کو سچا علم دینے والا ہے اور آئے دن یہ واقعات چھپتے رہتے ہیں- تو اب (-) دیکھ لو کہ کس طرح بوندوں کا محتاج ہو گیا ہے-

ایک خبر میں نے پڑھی کہ دریا (-) جس کو ایک طرف سے دیکھ کر واقعتہً یوں لگتا تھا کہ دوسری طرف اس کا کنارہ ہی نہیں ہے- اب اس میں سے پیدل لوگ گزر جاتے ہیں- اب پانی اتنا کم ہو گیا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ اسی قسم کے عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا کرتے ہیں- کبھی کم پانی کے' کبھی زیادہ پانی کے' جیسے حضرت نوح کی قوم کو زیادہ پانی کا عذاب بھی ملا تھا- تو جو للّٰہی زندگی وقف کرتے ہیں ان کو نہ کم پانی کا عذاب ملتا ہے نہ زیادہ پانی کا- متوازن پانی ہمیشہ ان کو ملتا رہتا ہے- لیکن کئی دفعہ ہم نے (-) دیکھا ہے کہ کم پانی کا عذاب ختم ہوتے ہی سیلاب آنے شروع ہو گئے اور پھر پانی اتنا بڑھا کہ بستیاں اس میں ڈوب گئیں- تو کم پانی بھی ایک عذاب ہو جاتا ہے-

ایک ترمذی کتاب الزہد سے حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرت کے مقابل پر دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالتا ہے' پھر وہ دیکھے کہ وہ کس قدر (پانی اپنے ساتھ) لے کر واپس آتی ہے-

اب اسی قسم کے مضمون کی روایت سوئی کے ناکہ والی بھی ہے- ایک سوئی کا ناکہ ایک عظیم سمندر میں ڈبوؤ اور اس کو نکالو تو سوئی کے ناکہ کے ساتھ جتنا پانی لگا ہو اس سے سمندر میں جتنی کمی آسکتی ہے اللہ تعالیٰ کے فیض میں اتنی کمی بھی نہیں آتی- اگر تم اس کے فیض میں غوطہ خوری کرو اور اس کے فیض سے طلب کرو تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے فیض میں اپنی کنجوسی کو داخل نہیں کرنا چاہئے- یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ کیسے دے گا- اللہ تعالیٰ تو اگر تمہیں سمندر بھی دے دے تو خدا کے نزدیک تو اتنا ہی ہوگا جیسے ایک سمندر کا قطرہ ہو- تو اپنے بخل کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے-

ایک روایت مسلم کتاب الزہد والرقائق سے حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے- وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ''میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ سورہ الھٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے- آپؐ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے- میرا مال! ہائے میرا مال!! - اے ابن آدم! کیا کوئی تیرا مال ہے بھی سہی؟ سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم ہو گیا یا جو پہن لیا اور وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا یا جو تو نے صدقہ کیا کہ وہ تمہارے لئے اگلے جہان میں فائدہ کا موجب ہوگا'' - اپنا مال تو تمہارا بس وہی ہے جو تم نے صدقہ کر دیا ورنہ باقی مال تو اسی دنیا میں کھا پی لیا اور بوسیدہ کر دیا-

مسلم' کتاب الزہد و الرقائق)

پھر ترمذی میں کتاب الرقاق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا اور فرمایا: ''دنیا میں اس طرح ہو جا گویا تو ایک پردیسی یا مسافر ہے'' - جب انسان مرنے لگتا ہے تو پھر یہی دل سے آواز اٹھتی ہے کہ کچھ بھی نہیں تھا- خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا' جو سنا افسانہ تھا- مگر زندگی کے دن کاٹتے ہوئے اس وقت یہ خیال نہیں آتا- تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم پردیسی یا مسافر کی طرح زندگی بسر کرو-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''جب تو شام کرے تو صبح کی انتظار نہ رکھ'' - اسی لئے جب سونے کے بعد آنکھ کھلتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھائی ہوئی ہے کہ وہ خدا ہمارا کتنا مہربان ہے جس نے موت کے بعد ہمیں زندگی بخشی- ''اور جب صبح کرے تو شام کی انتظار نہ کر کیونکہ کسی وقت بھی موت آسکتی ہے- اور اپنی صحت کے ایام کے دوران مرض کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھ لے'' - یہ کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت ہے جس پر عمل کر کے ہم نے بہت فائدہ اٹھایا ہے- یعنی برے وقتوں کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ اچھے وقتوں میں بچا کر رکھنا چاہئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بھی یہی سنت تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو سکھائی گئی تھی- تو جب برے وقت آئیں تو ان کے لئے اچھے وقت کا کچھ بچایا ہوا رکھنا چاہئے تاکہ برے وقتوں میں کام آجائے-

فرمایا' اپنی صحت کے ایام کے دوران مرض کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھ لے- صحت میں تو انسان مزدوری بھی کرے تو کچھ نہ کچھ کما لیتا ہے لیکن جب مریض ہو جائے تو اس کا کوئی حال نہیں رہتا- اور پھر ''اپنی زندگی کے دوران موت کے لئے کچھ بچا کر رکھ لے'' - موت کے لئے جو بچانا ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ اپنے کفن کے لئے پیسے بچاؤ- مراد یہ ہے کہ صدقہ و خیرات دو تو پھر تمہارے ساتھ اگلی دنیا میں کام آئے-

(الترمذی- کتاب الرقاق)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا'' - اب یہ بڑی دلچسپ روایت ہے-

حضرت حکیم بن حزامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے میرے سوال کے مطابق کچھ دیں- ایک بار پھر ایسی ہی میں نے درخواست کی- پہلی دفعہ بھی پوری کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' دوسری دفعہ بھی پوری فرما دی- آپؐ نے پھر مجھے عطا فرمایا- پھر

میں درخواست گزار ہوا' اسے بھی آپؐ نے منظور فرمالیا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا: اے حکیم! یقیناً مال بہت سرسبز اور میٹھا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے''۔ حقیقت یہ ہے کہ بے نیازی سے بڑھ کر کوئی برکت نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی یہ روایت میں کئی دفعہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں مگر ہے بہت پیاری۔ کئی دفعہ پھر بھی بیان کیا جائے تو نئی نسلوں کی ہدایت کا موجب بن سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں کہ ایک جگہ سے میں گزرا کرتا تھا جہاں ایک لنگوٹیا فقیر جس کے تن پر کچھ بھی نہیں تھا بیٹھا ہوا مانگا کرتا تھا تو ایک دفعہ میں جب گزرا تو وہ بہت خوشی سے چھلانگیں مار رہا تھا۔ میں نے اس سے کھڑے ہو کر پوچھا کہ تجھے کیا مل گیا ہے؟ کونسی تمہاری مراد پوری ہوگئی جو تم اتنی چھلانگیں لگا رہے ہو۔ تو اس نے گھور کے مجھے دیکھا اور کہا جاؤ اپنا رستہ لو جس کی مرادہی کوئی نہ رہے اس کی پوری ہی پوری ہے۔ میں اس فقرہ میں اس قناعت کے راز کو پا گیا ہوں۔ اب میری کوئی مراد باقی نہیں رہی۔ پس جس کے دل کی مرادیں ختم ہو جائیں وہ سب کچھ پا گیا۔ غالب بھی کہتا ہے۔

گر تجھ کو ہو جب یقین اجابت دعا نہ مانگ   یعنی بغیر یک دل بے مدعا نہ مانگ

کہ اگر تمہیں بھی یقین ہو کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی تو سب سے بہتر دعا یہی ہے کہ اے خدا ہمارے دل کو قناعت عطا فرما دے' ہمیں کوئی خواہش نہ رہے مانگنے کی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ''مال بہت سرسبز اور میٹھا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے۔ جو شخص اس دنیا کے حاصل کرنے میں حرص ولالچ کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بے برکتی کا منہ دیکھتا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی''۔ پھر فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے''۔

حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی کے ساتھ آپؐ کو بھیجا ہے' میں آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر جاؤں۔ چنانچہ بعد میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم بن حزامؓ کو بلاتے تا کہ انہیں کچھ عطیہ دیں لیکن وہ قبول نہ کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے بھی ان کو دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ مختلف اسلامی جنگوں اور سرحدوں سے جو مال غنیمت ہاتھ آیا کرتا تھا وہ صحابہ کو بانٹا کرتے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے مسلمانو! میں تم کو حکیم بن حزامؓ کے متعلق گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے سامنے مال میں سے ان کا حق پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حضرت حکیم بن حزامؓ بہت دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔ صرف اپنے آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خیرات وصول کی اور کسی سے کچھ نہیں لیا۔

(بخاری - کتاب الوصیة)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے: الا کل شیء ماخلا اللہ باطل۔ کہ خبردار اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہیچ اور جھوٹ ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب)

اسی طرح عہدہ کے لئے بھی حرص نہیں کرنی چاہئے۔ یعنی دنیا کی مال و دولت کی تو حرص کرتے ہیں عہدہ کے لئے بھی لوگ حرص کرتے ہیں' صحیح بخاری کتاب الاحکام میں یہ روایت ہے عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ میں اور میری قوم کے دو افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں حاکم بنا دیجئے۔ ایسی ہی بات دوسرے شخص نے بھی کہی تو حضورؐ نے فرمایا کہ ہم کسی ایسے شخص کو امارت پر فائز نہیں کرتے جو یہ خود مانگے اور نہ (اسے دیتے ہیں) جو اس کی حرص رکھے۔

(صحیح بخاری' کتاب الاحکام)

اب یاد رکھو کہ جماعت میں بھی یہی دستور چل رہا ہے کہ کوئی شخص خود اپنے آپ کو ووٹ نہیں دے سکتا' نام تجویز کرنا تو درکنار ووٹ بھی نہیں دے سکتا۔ اور اگر ثابت ہو جائے کہ کسی الیکشن میں کسی نے اپنے آپ کو ووٹ دیا تھا یا کسی کو کہا تھا کہ وہ اسے ووٹ دے تو اس صورت میں اگر وہ کامیاب بھی ہو جائے تو اس کا نام رد کر دیا جاتا ہے۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت موکدہ کے مطابق ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''دنیا کی حرص و ہوا نے تمہیں آخرت کی تلاش سے روک رکھا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پڑے۔ دنیا سے دل مت لگاؤ۔ تم عنقریب جان لوگے کہ دنیا سے دل لگانا اچھا نہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ عنقریب تم جان لوگے کہ دنیا سے دل لگانا اچھا نہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 88)

(-) پھر ''کشتی نوح'' میں فرمایا: ''اے امیرو! اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بھی بہت کم ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کی املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اس میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے''۔

(کشتی نوح' روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70)

ایک عبارت ملفوظات جلد سوم سے لی گئی ہے۔ ''پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے'' یعنی اخلاق فاضلہ پر حضرت مسیح موعود نے جو مختلف نصائح فرمائیں ان میں بخل سے باز رہنے کو بھی ایک اخلاق کی اعلیٰ قسم بیان فرمایا۔ ''باوجود یکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا''۔ بداخلاقی بخل کی ہے تو بخل کی بداخلاقی سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہمسایوں' اپنے گردو پیش پر ذرا بھی رحم کی نگاہ نہیں ڈالتا۔ ''ہمسایہ خواہ ننگا ہو' بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم ہی نہیں آتا' مسلمانوں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ تو بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا مگر وہ اس بات کی فکر ہی نہیں کرتا''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 609 - 610 جدید ایڈیشن)

پھر دنیا کے اموال پر گرنے والوں کو حضرت مسیح موعود نے اس طرح تنبیہ فرمائی: ''وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے''۔

(کشتی نوح روحانی - خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر فرمایا: ''جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

(کشتی نوح - روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پس اپنے اموال کو اپنے اوپر بھی بے شک خرچ کریں مگر آخرت کا خیال ضرور رکھیں ورنہ آپ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں سے نہیں رہیں گے۔

ملفوظات کی یہ عبارت ہے:

''متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے' جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی''۔ یہ وہم ہے کہ دولت سے دل کا چین خریدا جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے امیر لوگ بھی اگر اپنے دل کا حال بتائیں تو انسان کو پتہ چلے کہ کس طرح ان کے اندر ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک سہگل صاحب جو اس زمانہ میں تو بہت کم امیر ہوتے تھے آج کل تو بے شمار امیر ہوگئے ہیں۔ سہگل پاکستان کے امیر ترین لوگوں میں سے تھا۔ اس سے لوگ بہت ہی حسد بھی کرتے تھے اور رشک بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے اس سے کہا کہ آپ کے تو عیش ہیں' آپ کو تو جو کچھ دنیا میں میسر آ سکتا تھا ہو گیا ہے' کسی چیز کی کمی نہیں تو ایک دم کھڑے ہو کر اس نے اپنا قمیص کھولا اور کہا کہ اگر تم میرے دل میں جھانک کر دیکھو تو تمہیں پتہ لگے کہ یہاں جہنم ہے' آگ لگی ہوئی ہے میرے دل میں' کوئی دولت مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد تھا کہ میرے دل کو دیکھو تو اس میں صرف تقویٰ دکھائی دے گا۔ پس جو تقویٰ سے خالی دل ہوتے ہیں ان کے اندر جہنم ہی برستی ہے۔ پس دنیا کی دولتوں میں صرف اسی دولت پر رشک کرو جو بنی نوع انسان کی خاطر خرچ کرنے والے کی دولت ہے' اسی علم پر رشک کرو جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ ہوتا ہے' باقی ساری باتیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔

''جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے' اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں''۔ اب دنیا دار

بتاتا تو نہیں پھرتا کہ کیا بلائیں ہیں لیکن اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ جو دنیا کمانے میں ہی منہمک ہوتے ہیں ان کو ہزار قسم کی بلائیں گھیر لیتی ہیں۔ ''پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی - یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت، عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں - ہرگز نہیں، بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 280- جدید ایڈیشن)

(الفضل انٹرنیشنل 4مئی 2001ء)

عصمت راجہ صاحبہ

جینیات - اکیسویں صدی کا خاص مضمون

اس انقلابی مضمون کے ذریعے کینسر اور مختلف وراثتی بیماریوں کا علاج ممکن ہے

اس صدی میں سائنس نے جتنی ترقی کی ہے وہ پچھلی بیس صدیوں میں نہیں ہوئی۔ ریل گاڑی. ہوائی جہاز. بجلی. ٹیلی ویژن. ریڈیو. فیکس. سیٹلائٹ سسٹم. کمپیوٹر وغیرہ سب اسی صدی کی ایجادات ہیں اسی صدی کی ایک اور اہم دریافت جینیات (GENETICS) بھی ہے جس پر بہت عرصے سے تجربات ہو رہے تھے لیکن اس مضمون کی حقیقتیں اب عیاں ہونے لگی ہیں۔

جب یہ مضمون اتنا مشہور نہیں ہوا تھا جتنا کہ اب ہے تو بعض افراد جینیات (GENETICS کو اردو میں جینیات کہتے ہیں) کو دینیات بھی سمجھ لیتے تھے اور GENES کی بات کرتے تھے تو پہننے کی جینز سمجھتے تھے۔ لیکن محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ انیسویں صدی کیمیا کی. بیسویں صدی فزکس کی اور اکیسویں صدی GENETICS کی صدی ہوگی اور حال کے تجربات سے ان کی یہ پیشگوئی بالکل درست معلوم ہوتی ہے۔

GENETICS کیا ہے؟ انسان ازل سے یہ جانتا تھا کہ ہر جاندار سے پیدا ہونے والا نیا جاندار اپنے والدین سے مشابہ ہوتا ہے۔ مثلاً گلاب کے پودے پر صرف گلاب کے پھول ہی اگ سکتے ہیں۔ اس پر موتیا نہیں اگ سکتا۔ لہٰذا وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کے پیچھے کونسے عوامل کار فرما ہیں اور اس کے لئے وہ مختلف تجربات مختلف جانداروں پر کرتا رہتا تھا ان تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ وہ مادہ دراصل ایک جاندار سے نئے پیدا ہونے والے جاندار میں منتقل ہوتا ہے اور اس کو کم و بیش اپنے والدین کی طرح بناتا ہے۔

GENETICS میں سب سے ابتدائی اور مشہور تجربات مینڈل کے ہوئے جس کو بابائے جینیات بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل وہ ایک سائنس کا طالب علم تھا اور بعد میں وہ پادری بن گیا لیکن اس کے دل میں حقائق جاننے کی لگن تھی۔

یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس نے مٹر کا پودا ان تجربات کے لئے چنا کیونکہ اس کا اگانا آسان ہے اور کم مدت میں ہی اس سے پیداوار حاصل ہو جاتی ہے دوسری بات ان تجربات کے کامیاب ہونے کی یہ تھی کی مینڈل نے مٹر کے پودے میں جن CHARACTERS کو چنا وہ دونوں طرح کی مٹر کی نسل میں بہت مختلف تھے جیسے مثال کے طور پر ان پودوں کی لمبائی میں بہت فرق تھا۔ ایک نسل کا پودا لمبا اور دوسرا چھوٹا تھا پھر مٹر کے دانے کی اوپری سطح جو ایک پودے کی ہموار اور دوسرے کی جھریوں والی تھی۔

مینڈل نے سات سال تک تجربات کئے اور پھر وراثت کے قوانین کے نام سے اپنے ان تجربات کو ظاہر کیا اس نے پہلی مرتبہ غالب اور مغلوب GENES کا تصور پیش کیا اور ان تجربات کی روشنی میں مختلف RATIOS بتائے جو کہ بعد کے تجربات سے بھی کم و بیش درست پائے گئے۔ اس نے اس طریق سے جانداروں کی بیرونی (فینوٹائپ) اور اندرونی (جینوٹائپ) GENES کی حالتوں کو بیان کیا مینڈل کے ان تجربات اور قوانین کو اب CLASSICAL GENETICS کا نام دیا گیا ہے۔

ہر جاندار خلیوں سے مل کر بنتا ہے ہر خلیہ کے درمیان میں ایک مرکزہ ہوتا ہے جس میں ایک NUCLEOLUS ہوتا ہے اس میں جاندار کا تمام جینیاتی مادہ ہے (جسے GENOME کہا جاتا ہے) پایا جاتا ہے جس میں جسم کے ہر حصے کے متعلق GENES ہوتی ہیں۔

ان GENES میں تبدیلی MUTATION کے ذریعے آ سکتی ہے MUTATION ایک اچانک تبدیلی ہے جو ایکس ریز. LASER سورج کی شعاعیں یا کسی کیمیائی عمل کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ بعض حالات میں MUTATION کسی جاندار کے لئے خراب ثابت ہوتا ہے جس میں کسی اچھے CHARACTER کی GENE تبدیلی کے بعد خراب ہو جاتی ہے اور بعض حالات میں MUTATION جاندار کے لئے اچھی بھی ثابت ہو سکتی ہے اور پھر اس کے نتیجے میں GENE پہلے سے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہے۔

جینیات کا ایک کارنامہ جس نے تمام دنیا میں تہلکہ مچا دیا وہ ہے کلوننگ۔ دراصل اس دنیا میں کلوننگ ہمیشہ سے ہو رہی ہے لیکن وہ پودوں اور یک خلوی جانداروں تک محدود تھی۔ جینیات کے ذریعے جانوروں میں بھی کلوننگ کا آغاز کیا گیا۔ چونکہ تمام خلیوں میں ایک ہی طرح کا جینیاتی مادہ پایا جاتا ہے لہٰذا اگر کسی جاندار کا ایک خلیہ لے کر اسے قدرتی طریقے سے نشوونما کا موقعہ دیا جائے تو وہ کم و بیش اسی طرح کا جاندار بن جائے گا جس میں سے وہ ایک خلیہ لیا گیا ہوگا۔ سائنسدانوں نے اس ضمن میں تجربات جاری رکھے اور نتیجہ DOLLY (بھیڑ کا کلون) کی صورت میں کامیاب رہا۔

اس کے بعد سائنسی دنیا میں بہت ہل چل مچی۔ سائنسدانوں نے کہا کہ ہم اسی طریق پر انسانوں کی کلوننگ بھی کر سکتے ہیں یعنی ایک انسان سے بہت سے انسان۔

اس معاملے پر ہر حلقے میں بہت مباحثے اور مذاکرے ہوئے اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ کسی بھی جاندار پر 75 فیصدی اثر اس کے GENOME کا ہوتا ہے اور 25 فیصدی ENVIRONMENT کا اثر ہوتا ہے اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ GENOME کا 75 فیصدی بالکل ویسے کا ویسا نئے جاندار میں منتقل ہوا ہے تو ENVIRONMENT کا حصہ تو پھر بھی باقی رہتا ہے اور ہم یہ کسی طور پر بھی بالکل سو فیصدی پہلے جاندار جیسا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ جاندار کم و بیش پہلے جاندار جیسا ہے جس سے ایک خلیہ لیا تھا لیکن وہ سو فیصدی ویسا نہیں ہو سکتا۔ دوسرا مسئلہ معاشرتی ہے کہ وہ نیا جاندار اپنے آپ کو کیا کہلائے گا بحیثیت انسان اس کے بھی جذبات اور احساسات ہونگے وہ بغیر ماں باپ. بہن بھائی اور خاندان کے کیا محسوس کرے گا۔ اس لئے انسان کی کلوننگ کو بالکل پسند نہیں کیا گیا اور اس کے خلاف بہت مظاہرے بھی ہوئے۔

اب سائنسدان اس کوشش میں ہیں کہ وہ مختلف اعضاء کی الگ الگ کلوننگ کر سکیں کیونکہ بعض اوقات جن اعضاء کے ناکارہ ہو جانے پر TRANSPLANT کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ وہ عضو بعض اوقات قریبی عزیزوں سے بھی لیا جائے تو جسم اس کے خلاف مزاحمت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اگر اسی انسان کا خلیہ لے کر اس سے اس عضو کی کلوننگ کی جائے تو پھر وہ سو فیصدی مل جائے گا لیکن اس عمل کے لئے ضروری ہے کہ GENOME میں موجود تمام GENES دریافت ہو جائیں تاکہ جس عضو کی کلوننگ کرنی مقصود ہو صرف اسی کی GENES سے کام لیا جائے اور باقی تمام کو سلا دیا جائے۔ چنانچہ GENE MAPPING کا کام شروع کیا گیا اور اس پر ابھی تک تجربات جاری ہیں جب کہ کچھ GENES کو دریافت کر لیا ہے۔

جینیات کی وجہ سے انسانی. حیوانی اور نباتاتی تینوں میدانوں میں تجربات کا نیا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ پودوں میں کارآمد فصلیں بنانے کے لئے ان اقسام کا کراس کروایا جاتا ہے جن میں اچھے اور غالب GENES موجود ہوں۔ اس کے نتیجے میں گندم. چاول. گنا. کپاس اور بہت سی دوسری اہم فصلوں کو پیداوار کے لحاظ سے بہت بہتر کر لیا ہے تاکہ کم جگہ میں زیادہ پیداوار ہو۔ اس کے علاوہ مختلف پودوں کی بیماریوں کے خلاف IMMUNITY کو بڑھانے کے لئے بھی اچھے GENES والی اقسام سے کراس کروایا جاتا ہے۔

اسی طرح انسان میں مختلف بیماریوں کے متعلق جینیات میں بہت کام ہوا ہے۔ جیسے خون کی مختلف بیماریاں. کینسر اور مختلف ABNORMALITIES جو کہ GENOME کی غیر متوازن تقسیم کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں یا پھر GENES میں MUTATION کی وجہ سے یا پھر وراثتی بیماریاں جو کہ نسل در نسل چلتی ہیں۔ جینیات کے ذریعے ان کا علاج ممکن ہے۔

اگر ان بیماری والی GENES کی جگہ اچھی GENES کو منتقل کر دیا جائے۔ ان میں سے بعض تجربات کامیاب ہوئے ہیں اور کچھ ابھی تجرباتی مراحل میں ہیں لیکن سائنسدان ان تجربات سے بہت پرامید ہیں۔

پاکستان میں بھی جینیات پر کام ہو رہا ہے۔ جن میں BACTERIA گندم. چاول. انسانی بیماریاں اور SYNDROME وغیرہ شامل ہیں۔

حضور نے اپنے بعض خطبات میں اس مضمون کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور اپنی کتاب REVELATION RATIONALITY KNOWLEDGE AND TRUTH میں بھی جینٹک انجینئرنگ کا ذکر کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مضمون کو وقت کی اہم ضرورت سمجھ کر بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنانا چاہئے۔ جس طرح ہر شعبے میں جماعت کے افراد تمام دنیا کے ساتھ شانہ بشانہ ہیں۔ اسی طریق پر اس مضمون میں بھی ہمیں آگے آنا چاہئے۔ کیونکہ اس مضمون کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اس کے علاوہ اس مضمون میں لطیف سے لطیف نکات سامنے آتے ہیں کہ انسان کا اس دنیا سے باہر آنے کو دل نہیں چاہتا اور زبان پر بے اختیار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد جاری ہو جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی کیسی صناعی ہے اور پھر اس نے انسان کو عقل دی تاکہ وہ ان رازوں سے پردہ اٹھا سکے۔

اطریفل یہ لفظ ''تری پھل'' کا معرب ہے اور تری پھل (تین پھل) سے مراد ہرڑ، بہیڑہ اور آملہ ہوتے ہیں۔ اصطلاح اطباء میں جس مرکب میں یہ تینوں ڈالے جاتے ہیں وہ اطریفل کہلاتا ہے۔ اب ذیل میں مذکورہ بالا تینوں پھلوں کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

اجتماع واقفین نو ضلع بدین (سندھ)

مورخہ 29- اپریل 2001ء بروز اتوار احمدیہ بیت الذکر بدین شہر میں واقفین نو ضلع بدین کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا اجتماع کی صدارت محترم سلیم احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ و سابق امیر ضلع بدین نے کی۔

گیارہ بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ واقفین نو بچوں کے درمیان علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر شامل تھیں۔ بچوں اور بچیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دینی معلومات کا مقابلہ کروایا گیا۔

بعد از نماز ظہر و عصر مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں وقف نو کے حوالہ سے والدین کو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں وقف نو کی اہمیت بیان کی گئی۔

اس اجتماع میں ضلع بدین کی 8 جماعتوں کے 53 واقفین نو بچوں و بچیوں اور 33 والدین نے شرکت کی۔

(وکالت وقف نو)

جلسہ تقسیم انعامات واقفین نو

جڑانوالہ شہر

مورخہ 25 مئی 2001ء بروز جمعۃ المبارک واقفین نو جڑانوالہ شہر کا جلسہ تقسیم انعامات منعقد کیا گیا۔ مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر اعجاز اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ شہر تھے۔ محترم امیر صاحب جڑانوالہ شہر نے مختلف علمی مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والے واقفین نو بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تلاوت

اول نورین طاہر
دوم فرخ عندلیب باجوہ
سوم وقاص احمد۔ مصور احمد باجوہ

نظم

اول فرخ عندلیب باجوہ
دوم نورین طاہر
سوم رابعہ انور

تقریر

اول نورین طاہر
دوم عظمیٰ حفیظ
سوم فرخ عندلیب باجوہ

دینی معلومات

اول عطاء السمیع انور
دوم عظمیٰ حفیظ
سوم نورین طاہر

حاضری واقفین نو بچے بچیاں 20، والد 10 مائیں 4 کل حاضری 34 رہی۔

(وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

مکرم سید محمد احمد گیلانی قائمقام امیر ساہیوال کے چھوٹے بھائی سید مسرت احمد شاہ صاحب مورخہ 29 مئی 2001ء کو نماز فجر کے بعد چار بجکر پینتالیس منٹ پر شیخ زاید ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم کی عمر پینتالیس سال تھی۔ ان کی تدفین احمدیہ قبرستان ساہیوال میں ہوئی۔ نماز جنازہ مربی سلسلہ مکرم عبدالغنی زاہد صاحب نے پڑھائی۔ مرحوم سید محمد علی شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور سید منصور احمد شاہ صاحب کے فرزند تھے۔ جماعت سے انتہائی جذباتی لگاؤ تھا۔ مرحوم سید ناصر احمد شاہ صاحب آف کوئٹہ کے بھتیجے اور داماد تھے مرحوم کے چار بچوں میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں بڑا بیٹا دس سال کی عمر کا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ مردان کے والد مکرم حافظ احمد علی گرواہی سابق معلم وقف جدید و معلم اصلاح و ارشاد کی بائیں آنکھ کا سفید موتیا کا اپریشن سلانوالی ضلع سرگودھا کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں 20 مئی 2001ء کو ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محترم خواجہ رشید احمد صاحب دار الفضل ربوہ کی والدہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم بعارضہ شوگر بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

محترمہ عابدہ الماس صاحبہ اہلیہ رانا مبارک احمد صاحب چک 2T.D.A جگر میں سوزش اور بعض دیگر دوسرے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

محترم میاں صلاح الدین صاحب ڈرائیور ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں آجکل کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے جملہ مریضوں کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

انڈیکس الفضل 2000ء

روزنامہ الفضل ربوہ کا 2000ء کے شماروں پر مشتمل انڈیکس محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ جن احباب کو ضرورت ہو وہ دفتر الفضل سے معمولی قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

حریت کی احتجاجی سرگرمیاں معطل

آل پارٹیز حریت کانفرنس نے جنرل پرویز مشرف اور اٹل بہاری واجپائی کے درمیان سربراہی مذاکرات کے انعقاد تک اپنے تمام احتجاجی پروگرام اور ریلیاں معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کانفرنس کے ترجمان عبدالرشید نے سری نگر میں بتایا کہ حریت کانفرنس نہیں چاہتی کہ پاک بھارت مذاکرات کسی بھی طریقہ سے متاثر ہوں یا پٹڑی سے اتر جائیں اس لئے بھارتی ریاستی دہشت گردی کے خلاف عوام کی منظم تحریک کو معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ پہلا موقع ہے کہ حریت کانفرنس نے بھارتی مظالم کے خلاف مقامی آبادی کو متحرک کرنے کا سلسلہ معطل کیا ہے۔ اس فیصلے کا مقصد ان عناصر کو جو امن کے مخالف ہیں مذاکرات سبوتاژ کرنے سے روکنا ہے۔

اسرائیل نے جنگ بندی توڑ دی

اسرائیلی فوج نے جنگ بندی توڑ دی اور فلسطینیوں پر گولہ باری اور شیلنگ کی جس سے تین عورتوں سمیت پانچ افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ 17 زخمی ہوئے۔ یہ عورتیں غزہ شہر میں اپنے مہاجر کیمپوں میں گھریلو کام کاج میں مصروف تھیں کہ اسرائیلی ٹینکوں کے حملے سے گولے ان کے گھر پر گرے اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گئیں۔

میعاد ہر صورت میں پوری کروں گا

انڈونیشیا کے صدر واحد نے کہا ہے کہ وہ اپنے عہدے کی میعاد پوری کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ 5- اکتوبر 2004ء تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ اور وقت آنے پر ہی اقتدار سے الگ ہوں گے انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ اپنے اقتدار کو درپیش ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مشرق وسطیٰ جنگ کے دھانے پر ہے

سعودی عرب نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ جنگ کے دہانے پر ہے اور وزیر اعظم ایریل شیرون اسرائیل کا مستقبل تباہ کر رہے ہیں۔ ایک ہفت روزہ کو انٹرویو میں سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے کہا کہ ہم بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہیں جو کسی بھی لمحے پھٹ سکتا ہے۔

یکاولنگ پر طالبان کا دوبارہ قبضہ

طالبان حکومت کی فوجوں نے بامیان کے مغرب میں 100 کلو میٹر دور اہم شہر یکاولنگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا یہ شہر ایک ہفتہ قبل جماعت حزب وحدت کے قبضے میں چلا گیا تھا۔ صبح سویرے کئے گئے حملے میں حزب وحدت کے 15 اور طالبان کے 3 فوجی ہلاک ہو گئے۔

البانوی نژاد حریت پسندوں کے حملے

مقدونیہ کی سرکاری فوج اور البانوی نژاد حریت پسندوں کے درمیان لڑائی جاری ہے اور حریت پسندوں نے مقدونیہ کے دارالحکومت سکوپجے سے صرف 9 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دارالحکومت سکوپجے ان کی توپوں کی زد میں آ چکا ہے۔ علاقے کے حریت پسند کمانڈر نے کہا ہے کہ ہم یہاں اپنے آدمیوں کی حفاظت کے لئے آئے ہیں۔

برطانیہ کے ہسپتالوں میں بحران

نیشنل ہیلتھ سروس کے برطانیہ کے سرکاری ہسپتالوں میں نرسوں کی کمی نے ایک بحران کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اور برطانوی وزارت محنت کے ایک اعلان کے مطابق اس وقت اٹھارہ ہزار نرسوں کی مختلف شہروں کے ہسپتالوں میں فوری طور پر ضرورت ہے۔

چیچنیا میں جھڑپیں

چیچنیا میں روسی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں چیچن جانبازوں نے آٹھ روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جبکہ جھڑپ میں چار جانباز بھی شہید ہو گئے۔ روسی ترجمان نے کہا ہے کہ اپنے افسروں کو کسمپرسی کی حالت میں مرنے نہیں دیں گے۔ جانبازوں کو چن چن کر ہلاک کریں گے۔

ایران میں جمہوریت کو کئی چیلنج

ایران کے صدارتی انتخابات میں ریکارڈ کامیابی پر محمد خاتمی نے جمہوریت کو مزید مضبوط بنانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ وزارت داخلہ کے مطابق 2 کروڑ 81 لاکھ 59 ہزار 289 ووٹوں میں سے صدر خاتمی نے 77 فیصد یعنی 2 کروڑ 16 لاکھ 56 ہزار 476 ووٹ حاصل کئے۔ قوم کے نام ایک پیغام میں انہوں نے عوام کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے ووٹ دے کر آپ نے جمہوریت کو مضبوط کیا ہے۔ ایک اخبار نے تبصرہ کرتے ہوئے اسے جمہوریت کا جادو قرار دیا۔ خاتمی نے کہا کہ ایران کی جمہوریت کو ابھی کئی چیلنجوں کا سامنا ہے۔

فلپائن میں فوج سے تصادم

فلپائن کے فوجیوں کے ساتھ تصادم میں ابوسیاف گروپ کے دو مشتبہ ارکان ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ جنہیں گرفتار کر لیا گیا۔ تصادم اس وقت ہوا جب مشتبہ ارکان جزیرہ بسلان کے دارالحکومت میں داخل ہوئے۔

ایران میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ

ایران میں ہیلی کاپٹر کے حادثے میں 9- افراد ہلاک ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر ایک دور دراز کے دیہی علاقے میں صدارتی الیکشن میں استعمال ہونے والے بیلٹ بکس لے جا رہا تھا حادثہ ارول شہر کے قریب پیش آیا۔ ہلاک ہونے والوں میں ارول کا ڈپٹی گورنر ایک لوکل انٹیلی جنس افسر اور انقلابی محافظوں کا ایک کمانڈر بھی شامل تھا۔

امریکی ورک ویزا کے لئے ارجنٹ فیس

امریکی امیگریشن کا محکمہ اگست کے آخر سے ایک نئی سکیم شروع کر رہا ہے جس کے تحت غیر ملکی اتھلیٹ کھلاڑی۔ راک سٹار، سائنس دان۔ مصنف آرٹسٹ اور کمپیوٹر ماہرین ایک ہزار ڈالر زائد فیس دے کر ورک ویزے کے لئے اپنی درخواستوں کی پندرہ دن کے اندر پراسیسنگ کرا سکیں گے۔ جس کے لئے عموماً تین ماہ سے زائد انتظار کرنا پڑتا ہے۔ تاہم ہزار ڈالر فیس اس بات کی ضمانت نہیں ہوگی کہ درخواست لازماً منظور کر لی جائے گی۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 11 جون-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 30 زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 12-جون غروب آفتاب: 7-17

☆ بدھ 13-جون طلوع فجر: 3-20

☆ بدھ 13-جون طلوع آفتاب: 4.59

اب کوئی نیا موٹروے نہیں بنے گا وفاقی وزیر

مواصلات نے کہا ہے کہ حکومت کراچی تا حیدر آباد موٹروے بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ اب ملک کسی نئے موٹروے کا متحمل نہیں ہو سکتا-مکران کوسٹل ہائی وے پر چینی وفد کے دورے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام آباد لاہور موٹروے گلے کا پھندا بن چکا ہے- جی ٹی روڈ کی موجودگی میں موٹروے کی کوئی ضرورت نہیں تھی-کراچی تا حیدرآباد سڑک کو ایکسپریس وے بنائیں گے انہوں نے مزید کہا چین نے مکران کوسٹل ہائی وے اور گوادر پورٹ کی تعمیر میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا ہے-

سابق حکومت میں شامل افراد کو پکڑ لیا جائے

چیف ایگزیکٹو نے چیئرمین نیب کو ہدایت کی ہے کہ ماضی کی حکومتوں میں شامل مقتدر شخصیات کے ہاتھوں کواپریٹو سکینڈل میں لٹنے والے غریب افراد کی رقوم واپس دلوانے اور ذمہ دار افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں انہوں نے یہ ہدایت کور کمانڈرز کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کے دوران دی- اجلاس میں کور کمانڈرز نے قومی احتساب بیورو کو ہدایت کی کہ وہ کواپریٹو سوسائٹیوں کے نام پر قوم کو لوٹنے والوں کے کڑے احتساب کے لئے اپنی کوششیں تیز کرتے ہوئے بیرون ملک فرار ملزمان کی واپسی کے لئے مؤثر اقدامات اٹھانا شروع کر دے-

حکومت کے خلاف سرگرمیاں تیز کرنے کا فیصلہ

اے آر ڈی میں شامل دونوں بڑی سیاسی جماعتوں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے اے آر ڈی کے پلیٹ فارم سے اپنی سرگرمیاں تیز تر کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اس کے علاوہ دونوں جماعتیں اے آر ڈی کے اجلاس میں مشترکہ پلیٹ فارم کو مزید مؤثر بنانے پر غور کریں گی- باخبر ذرائع کے مطابق بے نظیر بھٹو کو تین سال قید کی سزا دیئے جانے کے بعد پارٹی قیادت نے سیاسی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں-

پاکستان آنے سے نہیں ڈرتی پیپلز پارٹی کی

چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک کے اندر اس وقت جنگل کا قانون رائج ہے فوجی جرنیلوں نے ملکی آئین اور قانون کو معطل کر کے ماضی کا قانون ٹھونس دیا ہے- انہوں نے کہا وہ پاکستان آنے سے نہیں ڈرتی اور نہ ہی انہیں کوئی ان کے مشن سے ہٹا سکتا ہے- میرے ملک کی عوام جب مجھے دعوت دے گی تو میں فوراً پاکستان پہنچ جاؤں گی-

قومی پیداوار 1.7 فیصد کم رہی رواں مالی سال

کے دوران خشک سالی' پانی کی کمی' منفی زرعی پیداوار اور دیگر وجوہ کی بنا پر جی ڈی پی گروتھ ریٹ 2.8 فیصد رہا جو کہ رواں مالی سال کے نظر ثانی شدہ ہدف 4.5 فیصد سے 1.7 فیصد کم ہے- اس کے علاوہ رواں مالی سال میں افراط زر کی شرح تقریباً 5 فیصد اور غربت کی شرح کل آبادی کا 35 فیصد تک رہی یہ تفصیلات رواں مالی سال کی اقتصادی کارکردگی کے بارے میں مرتب کئے جانے والے اکنامک سروے میں دی جائیں گی-

کالاباغ ڈیم نہ بننے سے 5 کھرب کا نقصان

ملک میں پانی سٹوریج کے لئے فنی نکتہ نظر سے واحد تیار شدہ منصوبے کالاباغ ڈیم کو سرد خانے میں ڈالنے سے پاکستان میں پانی کی قلت کے مسائل بدستور برقرار رہیں گے اور اس سے قومی معیشت خاص کر زرعی معیشت کو ہر سال ایک کھرب روپے سے ڈیڑھ کھرب روپے کا براہ راست اور تین کھرب سے چار کھرب کا بالواسطہ نقصان پہنچتا رہے گا- جس سے پاکستان کی اناج کی سالانہ درآمد کئی لاکھ ٹن بڑھ سکتی ہے اور اس سے ملک میں خشک سالی' غربت' بیروزگاری اور زرعی شعبہ کے دیگر وسائل میں بھی مزید اضافہ ہو سکتا ہے-

ٹریفک کے حادثات 13 ہلاک ٹریفک کے چار

مختلف حادثات میں 13-افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہو گئے جن میں سے 10 کا تعلق دو خاندانوں سے ہے- ایک خاندان رحیم یار خان سے ساہیوال جا رہا تھا کہ آئل ٹینکر نے کار کو ٹکر ماردی- دوسرے حادثہ میں بھکر کے قریب ملتان سے ڈیرہ اسماعیل خان جاتے ہوئے کوچ بے قابو ہو کر الٹ گئی- تیسرے حادثہ میں ساہیوال فیصل آباد روڈ پر کار درخت سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی-

10 عدالتی اصلاحات نافذ کرنے کا فیصلہ

مقدمات کو تیزی سے نمٹانے' عدالتوں پر کام کا بوجھ کم کرنے اور ججوں کو مراعات دینے کے لئے 10 عدالتی اصلاحات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے- جن کا مسودہ اعلیٰ سطح کے ایک اجلاس میں تیار کر لیا گیا- کابینہ کی منظوری کے بعد اسے نافذ کیا جائے گا-

مکان برائے فروخت
1-نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ مکان برقبہ دس مرلہ جو کہ پانی پانچ کمروں پر مشتمل ہے برائے فوری فروخت ہے
2- مکان کرایہ کے لیے خالی ہے
دار الصدر شرقی میں ایک مکان بالائی منزل نیا تعمیر شدہ تقریباً جملہ سہولتیں موجود ہیں-کرایہ کے لیے خالی ہے
ہردو کے لیے رابطہ ☆☆ آصف احمد فون نمبر 211453
منصور احمد فون نمبر 212218 ☆ دفتر فون نمبر 213439

اکسیر بلڈ پریشر
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax: 213966

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:- ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل
اینڈ سپیئر پارٹس
27-نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز- مظفر احمد ناگی-طاہر احمد ناگی

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs
Available in the shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 759 0106,
Fax: 759 4111, Email: qaddan@brain.net.pk

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں-ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے-
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

کوٹھی برائے فوری فروخت
تین بیڈروم بمعہ ملحقہ باتھ نیچے-ایک بیڈ بمعہ باتھ اوپر- کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم- کار پورچ صحن' لان سٹور اور سٹڈی' برقبہ ایک کنال
قیمت انتہائی کم- 15/12 دارالیمن ربوہ
ڈاکٹر فہمیدہ و ملک منیر احمد فون 212426

آسامیاں خالی ہیں
1-اکاؤنٹنٹ (تجربہ کم از کم 5 سال) 2-سیل مین 10 آدمی عمر 25 تا 35 سال- 3-ہیلپر 10 آدمی 4- گھریلو ملازم عمر 10-12 سال
کسی بھی دن 12 بجے کے بعد رابطہ کریں- (سوائے اتوار)
پتہ برائے رابطہ: میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5
نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ فون نمبر 16-7932514

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی-محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ-گڑھی شاہو-لاہور

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ-بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب ہارون آباد میں بھی کام شروع کر دیا ہے حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 21-22-23 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے
مینجر: مطب حمید
ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون 0691-2612

البشیرز-اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 ربوہ 04942-423173 شوروم فون

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز شکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61